© rasailojaraid.com

احکام و مسائل

المسح علی الجوربین

الحافظ عبد العزیز علوی حفظہ اللہ
شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ

اسلام چونکہ ایک عالمگیر دین ہے اس لئے قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کیلئے ضابطہ حیات اور دستور زندگی کی تشکیل کرتا ہے اور اپنی تعلیمات و ہدایات میں لوگوں کی اکثریت کے جذبات و احساسات اور ان کو حاصل ہونے والے وسائل زندگی کو ملحوظ رکھتا ہے اور ایسی روایات اور احکام وفرامین کا حکم دیتا ہے جن پر تمام افراد کیلئے عمل کرنا ممکن اور سہل و آسان ہو۔ اس لئے فرمایا:

یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (سورۃ البقرۃ: پ۲ آیت ۱۸۵)

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی اور سہولت چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی اور ضیق نہیں چاہتا۔

اور فرمایا:

وما جعل علیکم فی الدین من حرج ۔ (سورۃ الحج آیت نمبر ۷۸)

اور تم پر دین (ضابطہ حیات) کے سلسلہ میں کوئی حرج اور تنگی نہیں رکھی۔

اسلام کے دستور زندگی کی آسانی اور سہولت ہی کی ایک صورت یہ ہے کہ اس نے ایسے قولی اور عملی اقدامات کئے ہیں جو انسانوں میں وحدت و یگانگت اور الفت و محبت پیدا کرتے ہیں اس کیلئے انتہائی اور بنیادی اہمیت کا حامل ایک عمل قبلہ کا تقرر و تعین ہے

> اللہ تعالیٰ نے دین کے اندر جو سہولت اور آسانی رکھی ہے اور قانون سازی میں لوگوں کی اکثریت کا لحاظ رکھا ہے اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے

کہ اسلام کی اہم ترین عبادت پنجگانہ نماز کیلئے تمام مسلمانوں کیلئے ایک قبلہ مقرر کیا گیا ہے جس کی طرف رخ کر کے تمام دنیا کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور پھر ان کے دلوں میں اپنے قبلہ کے دیدار اور مشاہدہ کی تڑپ اور جذبہ ودیعت فرمایا ہے اور ہر مسلمان چاہتا ہے کہ میں اس کے پاس پہنچوں اور عمرہ و حج کی صورت میں اپنی محبت و عقیدت کا عملی نمونہ پیش کروں۔

اور عمرہ کیلئے اسلام میں کسی وقت کا تعین نہیں کیا گیا وہ سال کے جس ماہ میں چاہے اپنے شوق اور محبت کو پورا کر سکتا ہے۔ چونکہ عمرہ کا سفر ہر موسم میں کیا جا سکتا ہے اس لئے اس سفر میں لوگوں کو جرابیں پہننے کی بھی ضرورت پیش آ سکتی ہے اس لئے ہم عمرہ کے احکام و مسائل بیان سے پہلے جرابوں پر مسح کا حکم بیان کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں صرف صحیح اور مرفوع احادیث پیش کریں گے۔

۱۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ توضا و مسح علی الجوربین والنعلین ۔ (مسند احمد ۲۵۲/۴، عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ۶۱/۱۔۶۲، تحفہ الاحوذی ۱۰۰/۱)

رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تو جرابوں پر چپل کے اوپر سے مسح فرمایا۔

۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ توضا ومسح علی الجوربین والنعلین۔ (سنن ابن ماجہ ۵۶۰۔ سنن البیہقی ۲۷۸/۱، شرح معانی الآثار ۹۷/۱)

رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور جرابوں اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چپلوں پر مسح کیا۔

۳۔حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

بعث رسول الله ﷺ سرية فاصابهم البرد فلما قدموا على النبي ﷺ شكوا اليه ما اصابهم من البرد فامرهم ان يمسحوا على العصائب والتساخين۔ (مسند احمد ۲۷۷/۵۔ عون المعبود ۵۶/۱)

رسول اللہ ﷺ نے ایک فوجی دستہ روانہ فرمایا جنہیں سردی کی تکلیف پہنچی تو جب وہ واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے جو انہیں سردی کی تکلیف پہنچی تھی اس کی شکایت کی۔ تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ پگڑیوں اور گرمی پہنچانے والی چیزوں (جرابوں) پر مسح کرلیا کریں۔

اس حدیث میں تساخین کا لفظ آیا ہے جو تسخین کی جمع ہے اور اس کا بقول امام ابن ارسلان معنی ہے

كل ما يسخن به القدم من خف وجورب ونحوها

ہر وہ چیز جس سے قدم کو گرمی پہنچائی جائے خواہ وہ چمڑے کے موزے ہوں یا جرابیں ہوں یا ان جیسی کوئی اور چیز۔

۱۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کے فعل سے اس معنی کی تائید ہوتی ہے۔ تیسن بن ازرقؒ بیان کرتے ہیں

رايت انس بن مالك احدث فغسل وجهه ويديه ومسح على جوربين من صوف فقلت اتمسح عليها؟ فقال انها خفان ولكنهما من صوف (لكنى والاسماء ۱۸۱/۱)

میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا ان کا وضوٹوٹ گیا تو انہوں نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور اُون کی جرابوں پر مسح کیا۔ تو میں نے سوال کیا: کیا آپ ان پر مسح کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بھی تو موزے ہیں لیکن اون کے بنے ہوئے ہیں۔

حضرت انس ایک جلیل القدر صحابہ اور عربی الاصل ہیں اور اس دور کے ہیں جب ابھی عجمیوں کیساتھ اختلاط اور ربط وضبط پیدا نہیں ہوا تھا انہوں نے جرابوں کو بھی خف (موزہ) قرار دیا ہے کیونکہ اصل مقصد تو پاؤں کا تحفظ ہے۔ اس کو سردی سے بچانا ہے اور یہ مقصد سوتی اور اونی جرابوں سے بھی حاصل ہوجاتا ہے۔ اس لئے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں:

المسح على الجوربين كالخفين، جرابوں پر مسح موزے پر مسح کی طرح ہی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۸۸/۱، سنن بیہقی ۲۸۵/۱)

اللہ تعالیٰ نے دین کے اندر جو سہولت اور آسانی رکھی ہے اور قانون سازی میں لوگوں کی اکثریت کا لحاظ رکھا ہے اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ اس وجہ سے امام ابو یوسف اور امام محمد کا مؤقف یہی تھا کہ مضبوط اور موٹی جرابوں پر مسح جائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے بھی اپنی مرض الموت میں جرابوں پر مسح کیا تھا اور فرمایا تھا: جس سے منع کرتا تھا اس کو کیا ہے بعض نے کہا امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کے موقف کی طرف رجوع موت سے سات دن پہلے کرلیا تھا اور بقول بعض تین دن پہلے (عین الهدایہ ۱۷۸/۱) اور بقول صاحب الهدایہ فتویٰ صاحبین کے مسلک کے مطابق ہے (عین الهدایہ ۱۷۸/۱) تفصیل کے متلاشی علامہ جمال الدین قاسمیؒ کے رسالہ "المسح علی الجوربین" کی طرف رجوع کریں جس پر علامہ احمد شاکر اور علامہ ناصر الدین البانی رحمہما اللہ کا مقدمہ اور حواشی ہیں۔

نوٹ:

جرابیں مکمل وضوء کرنے کے بعد پہننی چاہیں اور مسح کرنے سے مسح کی مدت کا آغاز ہوگا۔ مسافر تین دن رات اور مقیم ایک دن رات تک مسح کرسکے گا لیکن اگر درمیان میں جنبی ہوجائے تو پھر مسح ختم ہوجائے گا۔ (صحیح مسلم ۲۷۶/۱)

بقیہ: خرافات محرم

(الذبدة الزکیہ ص 65)

یہ وہ چند مسائل تھے جنہیں ہم نے صرف بریلوی مذہب کے بانی جناب احمد رضا خان صاحب کے فتویٰ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ فقط اس لئے کہ بریلوی دوستوں کی اصلاح ہوسکے۔ اور وہ ان حقائق کو جان کر خود ساختہ بدعات وخرافات سے اپنے دامن کو مزید داغدار ہونے سے بچالیں۔ امید ہے کہ ہماری یہ معمولی سی کاوش ان دوستوں کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگی اور وہ اپنے ایجاد کردہ خود ساختہ افعال سے اجتناب کریں گے اور قرآن وسنت پر عمل پیرا ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔

© rasailojaraid.com